

۲

یہ میرا شہبہ ہے اگر کسی شیعی کے پا  
اس کا جواب ہو تو دے ، و  
میں مذہب تشیع سے نابہوت نا  
اور میرے ساتھ میرا بڑا بھائی بھی  
ہو گا، اس مجمع میں مجتہدین بھی  
مگر کسی نے جواب نہ دیا، اس نے پھر ک  
کیا تو کوئی صاحب جواب دیں، و  
میں سنی ہوتا ہوں۔ اس کا بھی کچھ  
نہ ملا آخر وہ منبر پر سے اتراد ر مولانا  
عرن کیا کہ میں اپنا کام کر چکا۔ اب آپ  
فرمائیں، مولانا نے فرمایا کہ وعظ سے  
مقصود تھا وہ حاصل ہو گا  
اور جو لقریر تم نے کی میں ایسی  
اسٹے اب مجھ کرنے کی ضرورت ہمیں رہی  
یہ دونوں نڑکے کسی بڑے وثیقہ دار  
رڑکے تھے جب یہ سنی ہو گئے تو انہیں  
نے اپنا سب گھر بارچھوڑ دیا، اور ج  
کر مولانا کے ساتھ ہو گئے اور ا  
کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ جہ  
میں مولانا کے ساتھ شہید ہو  
ہے، اب میں دریافت کرتا ہوں کہ  
ہمارے انگر جو عمر بھر تعمیر کرتے رہے  
 حتیٰ کہ خود اپنے شیعوں سے بھی ڈرتے  
 رہے تو اس کمزوری کا کیا سبب ہے؟  
اگر اس کا یہ سبب ہے کہ ان میں وقت  
نہ تھی تو مذہب تشیع اس کا انکار کرتا  
ہے اور ان کے اندر انسانی طاقت  
سے زیادہ طاقت بتلاتا ہے، پھر اگر  
اس کو تسلیم بھی کر دیا جائے تو وہ تو  
میں مولوی اسماعیل صاحب سے کسی  
صورت میں کم نہ ہوں گے، پھر کیا وجد  
ہے کہ ان میں مولوی اسماعیل کی سی جراحت  
نہ تھی؟ اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے  
کہ وہ ایمان میں مولوی اسماعیل سے  
بھی کمزور تھے اور اس سے یہ ثابت  
ہوتا ہے کہ مذہب تشیع تو کسی طرح  
حق نہیں ہو سکتا۔ اگر حق ہو سکتا  
ہے تو مذہب خوارج یا مذہب الہلسنت  
یا تو ائمہ (نحو ذ باللہ) سراسر بے ایمان  
تھے جیسے کہ خوارج کہتے ہیں یا وہ کے  
سنی تھے جیسے الہلسنت کہتے ہیں۔

سے ایک کانام محمد ار لفاستھا اور دوسرے  
کانام محمد تقضی، مولانے کے قریب، ہی  
بیٹھے ہوئے تھے، ان پر اس وعظ کا  
اثر ہوا اور ان میں سے چھوٹے بھائی  
نے بڑے بھائی سے کہا کہ مولانا کی تقریب  
سنکریے دل میں یہ بات آئی کہ اس  
شہر میں ہماری حکومت ہے اور یہ شخص  
جونہ ہب تشیع کی اس بے باکی سے  
تردید کر رہا ہے محسن ایک معمولی اور  
دلپلاپلا آدمی ہے نہ کہیں کا بادشاہ  
ہے نہ نواب، نہ اس کے پاس فوج ہے  
نہ اختیار، پھر با وجود اس بے کسی اور  
بے لبی کے جو یہ اس قدر جرأت دکھاریا  
ہے وہ کوئی بات بے جو اس کو اس  
بیباکی اور سرفوشی پر آمادہ کر رہی ہے  
وہ صرف اس کا ایمان ہے اور اب یہ  
اپنے انہر پر نظر کرتے ہیں، ہمارے انہر  
ہمارے مذہب کی روایت کے مطابق  
اس قدر قوی اور شجاع تھے کہ ان کی  
قوت کو نہ کسی فرشتے کی قوت پہنچتی تھی  
اور نہ کسی جن کی اور اس کے ساتھی  
وہ تلقیہ بھی اس قدر کرتے تھے کہ مخالف  
تو درکنار خود اپنے شیعوں سے بھی صاف  
ساف بات منکرتے تھے اس سے تو میں  
سمحتا ہوں کہ مذہب تشیع کسی طرح

بُنْيَةِ رَابطَةِ اِسْلَامِ حَكَمٌ

نومبر ۱۹۸۲ء میں اسی موضوع پر ایک کامیاب سینما منعقد ہوا، غالبہ  
یہی اسباب تھے کہ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی اردن کے سفر سے واپسی  
میں سعودی تشریف لائے تو مصر، سعودی عرب، شام اور یمن کے ممتاز ادباء  
۹ مئی ۱۹۸۳ء کو رابطہ ادب اسلامی کی تجویز کے ساتھ آئے اور مولانا  
سے اس کی صدارت قبول کرنے کی درخواست کی، اسی مجلس میں یہ طے ہوا  
کہ اس کا صدر دفتر ندوۃ العلماء میں ہو گا۔

رابطہ ادب اسلامی کے سکریٹریٹ کی طرف سے، ایک اعلان  
شائع کیا گیا جس میں کہا گیا کہ مرکزی کمیٹی پوری دنیا کے مسلمان ادبیوں کو  
جن میں اسلامی غیرت ہے، اور جنھیں مسلمان نسلوں کے ذہن و افکار  
کی فکر ہے، ہم رابطہ ادب اسلامی کے قیام کی خوشخبری دے رہے  
ہیں اور اس کی سرگرمیوں میں شرکت، اس خواب کو حقیقت بنانے اور  
باقاعدہ ادب کی تخلیق کے ذریعہ اس کے اغراض و مقاصد کو برقرار کا  
لانے کی دعوت دیتے ہیں، تاکہ ادب اسلامی کے نظریہ کو واسطع اور  
عملی شکل میں پیش کیا جائے، اور انحراف پسند ادب کے مقابلہ میں ایک مؤثر  
اور طاقتور ادبی تحریک کی شکل دی جاسکے۔

اس ادارہ کا قیام تمام مسلمان ادبیوں کی ذمہ داریاں یاد دلائے  
ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے خدمت حق کی ذمہ داری اور "کلمہ" کی امانت پر  
کی ہے، اور ذہنوں اور انکار کی اصلاح و تربیت کی صلاحیت بخشی آئی  
ہے۔

# مکالمہ حکیم

شعبة تعميـر و ترقـيـة دار العـلـم نـدوـة العـلـاـكـعـسـوـ

جلد نمبر ۳۲ | ۱۰ مارچ ۱۹۸۵ء؛ مطابق ۱۸ جمادی الثاني ۱۴۰۵ھ - جم شaban نمبر ۹



## شمس الحق ندوی

# دعاویت و خدمت دین کے مختلف طریقے

# ان کی اہمیت

اور اسی صلاحیت و استعداد کے مطابق کام یتا ہے۔ کسی کو علم دین عطا کرتا ہے، اس میں تعلیم و تدریس کا ذوق و دیعہ فرماتا ہے، اس قسم کے لوگ اپنی اپنی علمی صلاحیت و استعداد کے مطابق دینی مدارس سے متعلق ہو جاتے ہیں اور امت مسلمہ کے بچوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے ہیں جو دین کی بقا و حفاظت میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ لوگ جو مدارس چلاتے ہیں ان کو اس کام کے لئے بڑے مجاہدات کرنے پڑتے ہیں اور وہ سب کچھ جھیل کر اس اہم و بنیادی کام میں مشغول رہتے ہیں، سارے مدارس دینیہ کا سلسلہ نسب ایک ہے جو صُفَّۃُ نبوی سے جاگریں جاتا ہے، جب مدارس دینیہ کا سلسلہ نسب ایک ہے تو ہر مدرسہ وہی ہے کو دیکھنے کا کام

مدارس سے بہت وباہر میں ہو مانچا ہیے اور اپنا اعلانی تعاون پیس رہا چاہیے کہ دیندار مدرسے مقصود ہے کام کر رہے ہیں جس مقصد کے لئے ایک مدرسہ والا کر رہا ہے، اگر یہ کام بر بنائے اخلاص ہو رہا ہے تو ہر ایک مدرسہ سے جو تعلیم و تدریس کا کام دے رہا ہے، میں خوش ہوتا چاہیے اگر دیندار مدرسہ کی ترقی اور کام و محنت سے ہم کو خوشی نہیں ہوتی بلکہ حسد ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے کام میں مخلص نہیں، پچھے صاحب علم لوگوں کو اللہ تعالیٰ تصنیف و تالیف کی صلاحیت عطا کرتا ہے وہ اپنے قلم کی طاقت سے زمانہ کے حالات اور فتنوں کا مقابلہ کرتے ہیں یا پڑھ لکھے طبقہ کو دینی غذا پہونچاتے ہیں دیگر علمی کام جس سے دین کی تفہیم و تشریع میں مدد ملتی ہے ان کو انجام دیتے، دعوتوں اور تحیر یکوں کی تاریخ مرتب کرتے ہیں جو آنے والی نسل کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی ہے، علماء، حلیف اور مجاہدین اور دعاۃ کی سیرتیں لکھتے ہیں جو آنے والی نسل کو نشان راہ کا کام دیتی ہیں اور اسی ذخیرہ سے مدرسہ والے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نتیجہ کے اعتبار سے مدرسہ والے تصنیفات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور مصنفوں و صاحب قلم مدرسہ ہی کی برکت سے وجود میں آتے ہیں ہمداد و نون کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو قدر کی نظر سے دیکھیں اور اپنے کام میں مشغول رہتے ہوئے ایک دوسرے کا پیغام کر سکتے ہیں کریں۔

نگران اعلیٰ

مولانا ابوالعرفان ندوی

مجلس دارت

شمُس الحق ندوی

محمود الازھار ندوی

خطا دکتا بت کا پتہ ۔

فیجی "تعمیر حیات" ۔ پوسٹ بک

ندوۃ العلاماء ۔ لکھنؤ ۔ ۱

<u>زرتعاون</u>	
۱۵-	سالانہ
۱۴-	ششمائی
۱/۲۵	نی پرچہ
<u>بیرون ملک</u>	
بھری ڈاک	بمل ڈاک ۱۰ ڈاک

## فضائی ڈاک

ایشیائی مالک  
افریقی مالک  
یورپ دامر کی

## نوٹ

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے آ  
مطلوب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ خ  
ہے لمبہ، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین و  
یہ خادم، ندوۃ العلماء کا ترجیح، آپ  
خدمت میں بہپتیار ہے تو سالانہ چندہ  
کمپس ۱۵ روپے اور سال فرمائیے یہ آپ  
ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط بھیجتے  
اپنا نمبر خریداری لکھنا نہ بھولیں۔

مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ  
نے لکھنؤ میں اعلان فرمایا کہ کل یہم شیعوں  
کی عید کاہ میں وعظ کہیں گے چنانچہ  
آپ حرب اعلان وعظ کہنے کے لئے عویاہ  
تشریف لے گئے، اس اعلان کی اطلاع  
عام طور پر ہو چکی تھی اس لئے دونوں  
فریق کے لوگ جمع ہو گئے اور بہت بڑا  
جمع ہو گیا، مولانا مسیح پر تشریف لائے  
اور وعظ شروع فرمایا۔ مولوی عزیز  
صاحب، مولوی عبدالحقی صاحب نے  
صاجزادے آپ کے پاؤں کے پاس  
ستھن تھے، وعظ میں آپ نے مذہب  
شیع کی خوب دسمجیاں اڑائیں، اس  
وعظ میں دونوں عمر اور نوجوان رٹ کے جو  
آپس میں بھائی بھائی تھے۔ جن میں  
سے ایک کا نام محمد ارتفاق تھا اور دوسرے  
کا نام محمد رتفیع، مولانے کے قریب ہی











